ضحیٰ

سورہ نمبر 93

تنزیلی نمبر 09

آیات 11

پارہ 30

مکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ ضحیٰ

فضیلت سورہ ضحیٰ

📖 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی اس سورے کو اپنے ساتھی کا نام لے کر پڑھیگا تو اس کا ساتھی اس کی طرف صحیح و سالم بہت جلد واپس لوٹ آئےگا۔ (خصوصیات و فوائد قرآن)

📖 خواص القرآن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص یہ سورہ پڑھے گا تو روزِ قیامت اس کے لیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کی شفاعت واجب ہوجائے گی اور ہر سائل اور یتیم کی تعداد سے دس گنا زیادہ نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھ دی جائیں گیں... (خصوصیات و فوائد قرآن)

شان نزول

📖 ابتدائے بعثت میں نزول وحی میں ایک وقفہ آیا جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پریشان ہوئے۔ تسلی پر مشتمل

آیات شروع میں ہیں، اس کے بعد ایک بشارت دی گئی ہے کہ آپ غمگین نہ ہوں۔ اللہ آپ کو اتنی عنایات، دنیا کی کامیابیوں اور آخرت کے درجات سے نوازے گا کہ آپ خوش ہو جائیں۔ (کوثر)

1۔ وَ الضُّحٰی ۙ﴿۱﴾

قسم ہے روز روشن کی۔

(فی ظلل القرآن)

2۔ وَ الَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ۙ﴿۲﴾

اور رات کی جب چھا جائے۔

(محمود الحسن)

3۔ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلٰی ؕ﴿۳﴾

آپ کے رب نے آپ کو نہ ہی چھوڑا اور نہ ہی وہ ناراض ہوا۔

(بلاغ القرآن)

📖 اوپر والی آیات کے مجموعہ سے واضح ہوجاتا ہے کہ پیغمبر کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ خدا کی جانب سے ہے، یہاں تک کہ نزول وحی میں بھی آپ اپنی طرف سے کوئی اختیار نہیں رکھتے، جس وقت خدا چاہے وحی کو منقطع کردے، اور جس وقت چاہے بر قرار کردے اور شاید انقطاعِ وحی بھی اسی مقصد کے لئے تھا،... (نمونہ)

📖 ظاہر ہے نظام کائنات میں دن کے اجالے کے ساتھ رات کی تاریکی کا وجود بھی ناگزیر ہے۔ چناچہ جس طرح دن کے بعد رات کا آنا ضروری ہے اسی طرح نفس انسانی کے لیے بسط و کشاد کی لذت کے ساتھ ساتھ "انقباض" کی کیفیت سے آشنا ہونا بھی ضروری ہے۔ (اسرار احمد)

کمال و زوال

✎ یہ حکمت، کائنات کی ہر چیز کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ یعنی بسط و کشاد کے ساتھ انقباض کا ہونا، یعنی کمال کے ساتھ زوال کا ہونا، یعنی اونچ نیچ ہونا، یعنی جیسے سانس لینا۔

⇦ **ہر ایک لمحہ:** انسان کا ہر لمحہ اس کیفیت سے گزرتا، یعنی ایک پل سانس اندر لیا جاتا، تو دوسرے پل سانس باہر نکالا جاتا۔ (یعنی جیسے "کمال زوال ہر لمحہ ہورہا ہوتا ہے)

⇦ **زمین کا ایک دن:** دن رات کا ہونا، ایسا ہے جیسی دھرتی سانس لیتی ہے۔ جس کا ذکر سورہ تکویر پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔ رات کو ہونا اور صبح کا ہونا اس طرح ہے جیسے ایک سانس لیا جائے۔ جیسا قرآن نے کہا: وَالصُّبحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۙ ۱۸ (تکویر، 81:18)

(ویسے درخت / پودے رات کو آکسیجن اندر لیتے، اور دن کو باہر نکالتے)

⇦ اسکے بعد، **زمین کا ایک سال**: پلانیٹ ارتھ سورج کے گرد ایک چکر، بڑے پیمانے پر، اسی کیفیت کا منظر ہے، کچھ اس طرح کے سردیوں میں CO^2 کی مقدار northern hemisphere میں جمع ہوجاتی، اور گرمیوں میں جب برف پگھلتی اور پودے درخت نکل آتے تو وہ سارا absorb CO^2 کرلیتے اور بدلے میں آکسیجن بڑے پیمانے پر خارج کرتے۔ اس پورے عمل کو "زمین کا سانس لینا کہتے"۔

(زیادہ تفصیل آپ اس ناسا کی ویڈیو میں دیکھ سکتے: https://youtu.be/RG3vCEywZ6o)

✎ **زندگی کا کمال و زوال**: پوری زندگی کے بارے میں مولا علیؑ کا قول ہے۔ زندگی چار دن کی ہے، دو دن تمہارے موافقت میں گزریں گے تو دو دن تمہاری مخالفت میں۔ (حوالہ نہج البلاغہ، خط 72)

✎ **سورج کا سانس لینا**: سورج بھی سانس لیتا ہے! اس عمل کو "Solar Cycle" کہتے۔ اور یہ 11 سال تک مشتمل ہوتا۔ یعنی سورج کی ایک سانس اندر باہر کرنے میں 11 سال لگ جاتے۔ اسکو Solar Maximum and Solar Minimum کہا جاتا ہے۔

سولر میگزیمم میں سورج کی گرمی بڑھ جاتی ہے، اسکی ہلچل میں تیزی آجاتے ہے اور طوفانوں کی کثرت ہوتی ہے، اور ایک دن میں 2 سے 3 طوفان سورج سے نکلتے ہیں، اور intensity زیادہ ہوتی ہے۔

پھر ایک وقت آتا کہ، سورج سولر منیمم کے دور سے گزرتا، کہ اس میں سورج قدراً ٹھنڈا ہوجاتا ہے، یعنی اس کی activity میں کمی آجاتی ہے، اور طوفانوں کی شرح کم ہوکر ایک ہفتے میں 1 سے 2 ہوتے، اور intensity بھی کم ہوتی۔

- **اس وقت، 2023 میں ہم سولر میگزیم سے گزر رہے، جس کی انتہا جولاءِ 2025 میں ہے۔**

[https://spaceplace.nasa.gov/solar-cycles/en/]

- **جب ہر چیز کا "کمال و زوال" ہوتا ہے۔ ایک سانس کے لمحہ سے لے کر، سورج کی ایک سانس تک۔ تو معلوم ہوتا یہ عمل ایک قسم سے universal law ہے۔ جیسے اس کا اطلاق انسان کی زندگی، اور قوموں کے عروج و زوال پر بھی ہوتا ہے۔**

انسان کی زندگی کے بارے میں تو مولا علیؑ نے فرما دیا کہ انسان کی زندگی چار دن کی ہے، جس میں دو دن تمہارے favor میں ہوں گے، تو دو دن تمہارے against میں۔

خود مولا علی کی زندگی، جب تک نبی اکرمﷺ کے ساتھ تھی، بہت اچھی اور خوشگوار تھی، اور نبی ﷺ کے رخصتی کے فوراً بعد سے ایک ایسا دور آیا کہ "وہ سلام کرتے تھے لوگ جواب تک نہیں دیتے تھے۔"

خود نبی اکرمﷺ کی حیاتِ طیبہ کو اگر دیکھا جائے، تو انہوں نے چالیس پرامن طریقے سے گزارے، پر جیسے ہی نبوت کا اعلان کیا، لوگوں نے پتھر مارنا شروع کردیے، باتیں بنانے لگ گئے، مارنے کی دھمکیاں دینے لگے، اور صادق و امین کے القاب سے مجنون و شاعر و ساحر کے القاب دیے۔

✎ اس حکمتِ "کمال و زوال" میں جو چیز پہلے آتی ہے وہ مختصر، کمتر اور قلیل ہوگی، اور ناپئیدار ہوتی ہے۔ لیکن اسکے بعد جو بعد میں آئے گی، وہ لمبی/دیرپا، پائیدار، اور کثیر، اور شاندار ہوگی۔

یعنی اگر خوشیوں کا دور پہلے آئے گا تو وہ مختصر اور قلیل ہوگا، اور اسکے بعد ایک لمبا تکلیف و مشقت کا دور آسکتا ہے۔

اگر تکلیف و مشقت کا دور پہلے آئے گا تو وہ مختصر اور کمتر ہوگا اور اسکے بعد لمبا ایک ترقی یافتہ خوشحالی کا دور ہوگا جو کوالٹی میں بھی کہیں بہتر ہوگا۔

✎ یہ "دنیا و آخرت" کی مثال بھی اسی میں آتی ہے۔ کہ یہ "اولٰی" مختصر ہے اور پہلے آچکی، اور آخرت بعد میں آئے گی، اور ناختم ہونے والی ہے۔

جب "کمال و زوال" کا اصول ہر چیز میں کارِفرما ہے، تو یہ "نزول وحی" میں بھی اثر کرے گا۔ یعنی اسکا وہاں بھی اطلاق ہونا ہے۔

اس لیے ایک بار وحی کی ابتداء کے بعد، اس کے زوال کو اللہ تعالٰی نے پہلے کر دیا، کہ اس سورہ کے شانِ نزول میں ہے کہ وحی کے نزول کا سلسلہ کافی مہینوں تک رُک گیا۔ ایک بار اس زوال کے بعد، اب وحی کا سلسلہ تا حیاتِ مصطفٰی رُکنے والا نہیں تھا۔ اور اثر قیامت تک چلنا ہے۔

آخرت – اولیٰ سے بہتر ہے

4۔ وَ لَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ؕ﴿۴﴾

اور آخرت آپ کے لیے دنیا سے کہیں بہتر ہے۔

(بلاغ القرآن)

دوسری تفسیر یہ کی گئی ہے: آپؐ کی ابتدائی زندگی سے آخری زندگی بہتر ہو گی۔ کامیابیاں ملیں گی، اسلام کا بول بالا ہو گا۔ آگے آنے والی آیات اس تفسیر کے ساتھ زیادہ مناسب ہیں کہ آپؐ زندگی کی ابتدا میں یتیم تھے۔ معاشرے میں آپ کا وجود محسوس نہیں ہوتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نادار بھی تھے۔ بعد میں آپؐ کے حالات بہتر ہو گئے۔ (کوثر)

-

📖 آپ ﷺ کا عالمِ ارواح میں آنا، عالم انوار کی آمد سے بہتر ہے،
آپ ﷺ کا اپنی ماں کے شکم میں آنا، عالمِ ارواح سے بہتر ہے،
آپﷺ کی ولادت، شکمِ مادر میں رہنے سے بہتر ہے،
آپﷺ کی ملکوتی بچپن، آپﷺ کی ولادت سے بہتر ہے،
آپﷺ کا نوارنی لڑکپن،آپﷺ کے ملکوتی بچپن سے بہتر ہے،
آپﷺ کی مبارک جوانی، آپﷺ کے نورانی لڑکپن سے بہتر ہے،
آپﷺ کا زمانہ تجارت، آپﷺ کی خاموشی سے بہتر ہے،
آپﷺ کی حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ سے شادی، آپﷺ کے تجرد سے بہتر ہے،
آپﷺ پر وحی کا آنا، وحی کے رکنے سے بہتر ہے،
آپﷺ کا اعلانِ نبوت، خاموشی تبلیغ سے بہتر ہے،
آپﷺ کا طائف میں جانا، مکہ کی تبلیغ سے بہتر ہے،
آپﷺ کا معراج پر جانا، زمین پر رہنے سے بہتر ہے،
آپﷺ کا جنابِ ابوطالبؑ کے ساتھ سفر شام کرنا، جبرئیلؑ کی آمد وآسمان سے بہترہے،
آپﷺ کی مدنی زندگی، مکی زندگی سے بہتر ہے،
آپﷺ کا بدر میں آنا، اُحد سے بہتر ہے،
آپﷺ کا احد میں آنا بدر سے بہتر ہے،

آپﷺ کا حدیبیہ میں آنا، اُحد سے بہتر ہے،

آپﷺ کا خندق میں آنا، اُحد سے بہتر ہے،

آپﷺ کا فتح مکہ، خندق سے بہتر ہے،

آپﷺ کا وصال، دنیا کی زندگی سے بہتر ہے،

آپﷺ کا میدانِ محشر میں آنا، برزخ کی زندگی سے بہتر ہے،

آپﷺ کا مقامِ محمود میں آنا، میدانِ محشر کی آمد سے بہتر ہے،

آپ ﷺ کا مقامِ شفاعت پر آنا، مقامِ محمود سے بہتر ہے،

اور یقینی طور پر آپﷺ کے لیے آخرت، دنیا سے بہتر ہے۔

(اضافہ من المترجم نقلاً عن کتاب شانِ نبیِ) (نورالثقلین، ج9)

5۔ وَ لَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ؕ﴿۵﴾

اور عنقریب آپ ﷺ کا رب آپ ﷺ کو اتنا کچھ عطا فرمائے گا کہ آپ ﷺ راضی ہوجائیں گے۔

(ڈاکٹر اسرار احمد)

ولسوف يعطيك ربك. حدیث میں آیا ہے قرآن کریم کی اُمید ترین آیت یہ ہے، جس سے مراد شفاعت ہے۔ (دوسروں کے لیے اُمید ترین آیت ہے: لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَةِ اللّٰهِ 39:53 ہے، پر نبی اکرم ﷺ اور ائمہ اہلبیتؑ کے لیے امید ترین آیت یہ ہے۔ یعنی: "اپ کا رب آپ کو اتنا عطا کریگا کہ آپ خوش ہوجائیں گے۔")

📖 قال امام صادقؑ: "میرے جد کی رضایت یہ ہے کہ کوئی بھی موحد جھنم میں نہ جائے۔" (تفسیر نور)

📖 آپ کو شفاعت کی اس حد تک اجازت دی جائے گی کہ آپ راضی ہوجائیں۔ (کوثر)

📖 اس سے قیامت کے دن پیغمبر اسلامؐ کی شفاعت کبریٰ مراد ہے کہ جب خدا آپ کو گنہگار اہل ایمان کے حق میں شفاعت کرنے کا حق دے گا تو آپ اس قدر شفاعت کریں گے کہ آپ راضی ہوجائیں گے۔ (فیضان الرحمٰن)

📖 یہ بات کہے بغیر واضح ہے کہ پیغمبر کی شفاعت کے لئے کچھ شرائط ہیں، نہ تو آپؐ ہر شخص کے لئے شفاعت کریں گے اور نہ ہی ہر گناہگار اس کی توقع رکھ سکتا ہے۔ (تفسیر نمونہ، مزید دیکھے سورہ بقرہ آیت 48 در تفسیر نمونہ)

وکم من ملك في السماوات لا تغني شفاعتهم شيئا إلا من بعد أن يأذن الله لمن يشاء ويرضى (53 نجم، 26)

ووجدک – فاٰوٰی، فھدیٰ، فاغنیٰ

6۔ اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ۪﴿۶﴾

کیا اس نے آپ کو یتیم پاکر جگہ نہیں دی۔

(اظھر)

📖 آپ کے والد ماجد حضرت عبد اللہ کا انتقال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکم مادر میں چھ ماہ کے تھے۔ جب آپؐ کی ولادت ہوئی تو آپؐ کی والدہ اور آپ کے جد عبدالمطلب نے پرورش کی۔ جب آپؐ کا سن مبارک چھ سال ہو گیا تو آپؐ کی والدہ کا بھی انتقال ہو گیا اور آپؐ کے جد بزرگوار عبد المطلب کا انتقال ہوا تو آپ آٹھ سال کے تھے۔ اس کے بعد آپ کے مہربان چچا حضرت ابو طالب نے عبد المطلب کی وصیت کے مطابق آپ کی تربیت کی۔

روح المعانی میں آیا ہے کہ حضرت ابو طالب نے اپنے بھائی عباس سے کہا:

کیا میں محمد (ﷺ) کے بارے میں آپ کو کچھ بتاؤں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ کہا: میں اسے اپنے پاس رکھتا ہوں۔ دن رات میں ایک گھڑی کے لیے اسے اپنے سے جدا نہیں رکھتا اور اس کے بارے میں، میں کسی پر بھی بھروسہ نہیں کرتا یہاں تک کہ میں اپنے بستر پر اسے سلاتا ہوں....

یہ بات قابل توجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش کا عمل، اپنا عمل قرار دے کر فرمایا :فَاٰوٰی۔ اللہ نے انہیں پناہ دی۔ یعنی ابو طالب جیسی پناہ

عنایت کی۔ والدۂ حضرت علی علیہ السلام حضرت فاطمہ بنت اسد کا اس پرورش میں اہم کردار رہا ہے۔ لفظ فَاٰوٰی، پناہ دینے کے عمل میں عبد المطلب، فاطمہ بنت اسد اور حضرت ابوطالب کی خدمات کی طرف اشارہ ہے۔ (کوثر)

7- وَ وَجَدَکَ ضَآلًّا فَہَدٰی ۪﴿۷﴾

اور آپ ﷺ کو تلاش حقیقت میں‌سرگرداں پایا تو ہدایت دی۔

(ڈاکٹر اسرار احمد)

📖 ۱۔ آپ کو ضال پایا۔ ضال کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

الف: غافل کے معنوں میں۔ جیسے:

لَا یَضِلُّ رَبِّیۡ وَ لَا یَنۡسَی ﴿۫﴾ (۲۰ طه:۵۲)

میرا رب نہ چوکتا ہے نہ بھولتا ہے۔

ب: ذہن سے بات نکل جانے کے معنوں میں۔ جیسے:

اَنۡ تَضِلَّ اِحۡدٰىہُمَا فَتُذَکِّرَ اِحۡدٰىہُمَا الۡاُخۡرٰی۔۔۔ (۲ بقرہ: ۲۸۲)

تاکہ اگر ان میں سے ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلائے۔

ج: گم اور ناپید ہونے کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ قیامت کے دن مشرکوں سے کہا جائے گا:

اَیۡنَ مَا کُنۡتُمۡ تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؕ قَالُوۡا ضَلُّوۡا۔۔۔ (اعراف:۳۷)
کہاں ہیں تمہارے وہ (معبود) جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے تھے؟ وہ کہیں گے: وہ ہم سے غائب ہو گئے۔

لہٰذا آیت میں ضال کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ آپؐ کی قدر و منزلت لوگوں سے پوشیدہ تھی۔ ہم نے آپ کو پہچانوایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود مبارک اس تاریک معاشرے میں غیر معروف تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و شوکت اس غیر مہذب قوم کے درمیان پوشیدہ تھی، دنیا کو تہذیب و تمدن سے روشن کرنے والا یہ نور، بصیرت و بصارت نہ رکھنے والوں سے غائب تھا، اللہ نے اس نور کو ظاہر کیا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ بتانا مقصود ہو کہ اس عظیم اسلامی انقلاب کی کامیابی کے راستوں کی آپ کی راہنمائی ہم نے کی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ نُیَسِّرُکَ لِلۡیُسۡرٰی ﴿ۚۖ﴾ (۸۷ اعلیٰ: ۸)
اور ہم آپ کے لیے آسان طریقہ فراہم کریں گے۔

اسی سے ہے۔

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَکَ صَدۡرَکَ ﴿ۙ﴾ وَ وَضَعۡنَا عَنۡکَ وِزۡرَکَ ﴿ۙ﴾ الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَہۡرَکَ ﴿ۙ﴾ وَ رَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ ﴿ؕ﴾ (۹۴ الم نشرح: ۱ تا ۴)
کیا ہم نے آپ کے لیے آپ کا سینہ کشادہ نہیں کیا؟ اور ہم نے آپ سے آپ کا بوجھ نہیں اتارا جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی۔ (کوثر)

✎ ہدایت کا سرچشمہ بہت بڑا ہے، حتیٰ کے سارے انبیاء اور نبی اکرمﷺ کی ذات کے لیے بھی ہدایت اللہ کے ذمہ ہے۔ ضروری نہیں کہ ہدایت سے مراد گمراہی سے ہدایت لی جائے، بلکہ کم ہدایت یافتہ سے زیادہ ہدایت یافتہ کے لیے بھی ہدایت ہوسکتی۔

سورہ لیل کی آیت 12 کے حوالے سے آخر میں ہم نے تفصیل سے بات کی ہے کہ ہدایت صرف و صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ (لیل، 92:12)

بیشک راہ دکھا دینا ہمارے ذمہ ہے۔

8- وَ وَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰی ﴿۸﴾

اور تنگ دست پایا تو غنی کر دیا۔

(جالندھری)

🕮 آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنگدستی اللہ نے مال حضرت خدیجہ (س) کے ذریعے دور کی۔ حضرت خدیجہ (س) نے اپنا سارا مال دولت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کر دیا تھا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت اسلام کے ابتدائی مشکل ترین حالات میں کمک ملی۔ ... دو قوتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سہارا دیا۔ ایک حمایت ابو طالب سلام اللہ علیہ دوسری حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کی دولت۔ ابوطالب (ع) نے فَاٰوٰی (پناہ) فراہم کی اور حضرت خدیجہ (س) کی دولت نے اغنی کیا۔ (کوثر)

يتيم، سائل، نعمت

9- فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡہَرۡ ﴿۹﴾

سو رہا یتیم، تو قهر نه کریں۔

(اظهر)

📖 تَقہَر:(ق ه ر) القهر غلبہ اور تحقیر دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ (کوثر)

10- وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡہَرۡ ﴿۱۰﴾

اور رہا سائیل، پس نه جهڑکیں۔

(اظهر)

11- وَ اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾

اور رہی تیرے رب کی نعمت، تو بیان کریں۔

(اظهر)

📖 "خداوند عالم اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ اس پر نعمت کے آثار دیکھے۔" قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (نمونہ)

📖 رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کو کوئی خیر و نعمت دی جائے، لیکن اس کی شخصیت میں اس کے آثار نظر نہ آئیں تو اسے خدا کا دشمن اور اس کی نعمتوں کا مخالف شمار کرنا چاہیے۔ (نمونہ) (نورالثقلین)

📖 **امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:**

"اللہ جمیل ہے اور وہ جمال و زیبائی کو دوست رکھتا ہے اور اس طرح سے وہ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ بندے پر اپنی نعمت کے آثار دیکھے۔" (نورالثقلین)

📖 **ہدایت کی نعمت کو اگر انسان اپنی ذات تک محدود کر کے بیٹھ رہے تو اس کا یہ طرزعمل بخل کے مترادف ہوگا۔ لہٰذا جس کسی کو اللہ تعالیٰ ہدایت کی دولت سے نوازے اسے چاہیے کہ اس خیر کو عام کرے اور اسے زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کرے۔ (اسرار احمد)**

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔
اظھر حسین ابڑو (اللھم اغفر له وارحمه)
17-جون-2023
21 جون 2025